40204 ـ عذر کی حالت جنابت سے تیمم کرنا جائز ہے

سوال

کیا تیمم کر کے جنابت ختم کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر پانی استعمال نہ کرنے کا کوئی شرعی عذر مثلا پانی نہ ملے، یا بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنا مشکل ہو تو پھر تیمم پانی اور غسل کے قائم مقام ہو گا، چنانچہ جنبی شخص اس حالت میں تیمم کر کے نماز ادا کرلے، اور جب اسے پانی ملے یا عذر زائل ہو جائے تو غسل کرنا ہوگا.

اس کے دلائل قرآن و مجید میں موجود ہیں:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو، اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے یا تم نے بیویوں سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ کا مسح کرو المآئدۃ (6).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان سب اسباب کی بنا پر ہمیں طہارت صغری اور طہارت کبری اور تیمم کرنے کا حکم دیا ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (21 / 396).

طہارت صغری سے مراد وضوء، اور طہارت کبری سے مراد غسل کرنا ہے.

2 ـ امام بخاری رحمہ اللہ نے دو مقام پر درج ذیل روایت بیان کی ہے:

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو لوگوں سے

دور عليحدہ بيٹھے ہوئے ديكھا جس نے نماز ادا نہ كى تھى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے: يا فلاں تمہيں لوگوں كے ساتھ نماز ادا كرنے سے كس چيز نے منع كيا ؟

تو اس نے جواب ديا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں جنبى ہوں اور پانى نہيں ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

آپ كو مٹى استعمال كرنى چاہيے، كيونكہ تمہيں يہ كفائت كرتى ہے "

اور ايك روايت ميں ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو پانى مل گيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جبنى شخص كو پانى كا ايك برتن دے كر فرمايا: جاؤ اپنے اوپر انڈيل لو "

صحيح بخارى حديث نمبر (344) اور (348).

يہ اس بات كى دليل ہے كہ تيمم سے بھى طہارت ہوتى ہے، اور اگر پانى نہ ملے تو پھر تيمم كرنا واجب ہے، اور جيسے ہى پانى مل جائے تو پانى استعمال كرنا واجب ہوگا اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس شخص كو اپنے اوپر پانى انڈيلنے كا حكم ديا تھا، حالانكہ اسے دوسرى بار جنابت نہيں ہوئى تھى "

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (11 / 239).

3 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے روايت كيا ہے كہ ايك شخص عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس آيا اور كہنے لگا: ميں جنبى ہوں اور پانى نہيں مل رہا، تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ فرمانے لگے: تم نماز ادا نہ كرو، تو عمار رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے:

يا امير المؤمنين كيا آپ كو ياد نہيں كہ ميں اور آپ دونوں ہى ايك لشكر ميں تھے اور جنبى ہو گئے اور ہميں پانى نہ ملا تو آپ نے تو نماز ادا نہ كى، ليكن ميں نے مٹى ميں الٹ پلٹ ہونے كے بعد نماز ادا كر لى، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" بلكہ آپ كو صرف اتنا ہى كافى تھا، كہ آپ اپنے دونوں ہاتھ زمين پر مارتے اور پھر ان ميں پھونك كر اپنے چہرے پر پھير ليتے "

تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: عمار اللہ تعالى سے ڈرو! تو عمار رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: اگر آپ چاہتے ہيں تو ميں يہ حديث بيان نہيں كرتا، تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: ہم تجھے اسى پر ركھتے ہيں جس

پر تم ہو.

اور ایك روایت میں ہے: عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اے امیر المومنین آپ کو اللہ تعالی نے جو مجھ پر حق دیا ہے اگر آپ اس کی بنا پر چاہتے ہیں تو میں یہ حدیث کسی کو بیان نہیں کرتا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ یہ واقعہ بھول چکے تھے، اسی لیے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

" اے عمار اللہ تعالی سے ڈرو! "

اس کا معنی یہ ہے کہ: عمر رضی اللہ تعالی عنہ عمار رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ کہ رہے ہیں کہ: عمار جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اور جو ثابت کرنا چاہتے ہو اس میں اللہ تعالی سے ڈرو، شائد تم بھول رہے ہو یا معاملہ میں شبہ پیدا ہو گیا ہے.

اور عمار رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول کہ:

" اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بیان نہ کروں "

واللہ اعلم اس کا معنی یہ ہے کہ: اگر آپ میری اس حدیث بیان نہ کرنے میں کوئی مصلحت سمجھتے ہیں تو میں حدیث بیان نہیں کرتا، کیونکہ معصیت کے علاوہ ہر معاملہ میں آپ کی اطاعت و فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے، اور اس مسئلہ میں جو سنت طریقہ تھا اس کی تبلیغ اور علم میں لانا یہ تو ہو چکا ہے، اور جب عمار رضی اللہ تعالی عنہ اس کے بعد حدیث بیان نہ کریں تو علم چھپانے میں وہ شامل نہیں ہوتے، کیونکہ انہوں نے ایك بار حدیث بیاني کر دی ہے.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر آپ اس حدیث کو لوگوں میں مشہور نہیں کرنا چاہتے تو میں ایسا نہیں کرتا بلکہ اس حدیث کو نادر ہی بیان کیا کرونگا " اھـ.

شرح مسلم للنووی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: ہم تجھے اسی پر رکھتے ہیں جس پر تم ہو "

" یعنی مجھے اس واقعہ کا یاد نہ رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ مسئلہ واقعی حقیقت نہیں، اس لیے مجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ میں آپ کو یہ حدیث بیان کرنے سے منع کروں "

ديكھيں: فتح الباری لابن حجر.

4 ـ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ غزوہ ذات السلاسل ميں ايك شديد سرد رات مجھے احتلام ہوگيا اور مجھے يہ خدشہ پيدا ہوا كہ اگر غسل كيا تو ہلاك ہو جاؤنگا، چنانچہ ميں نے تيمم كر كے اپنے ساتھيوں كو فجر كی نماز پڑھا دی.

انہوں نے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے سامنے اس كا ذكر كيا تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" اے عمرو كيا تم نے اپنے ساتھيوں كو جنابت كی حالت ميں ہی نماز پڑھا دی ؟ !

چنانچہ ميں نے آپ كے سامنے غسل ميں مانع سبب ركھا، اور كہنےلگا: ميں نے اللہ تعالی كا يہ فرمان سن ركھا تھا:

اور تم اپنے آپ كو قتل مت كرو، يقينا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم كرنے والا ہے .

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم مسكرانے لگے اور مجھے كچھ بھی نہ كہا "

سنن ابو داود حديث نمبر (334) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (1 / 589) ميں اس كی سند كو قوی اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح سنن ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" اگر جنبی شخص كو اپنی بيمار يا مرنے كا خدشہ ہو، يا پھر پياس لگنے كا ڈر ہو تو وہ تيمم كر لے، اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ كے متعلق بيان كيا جاتا ہے كہ انہيں ايك شديد سرد رات ميں احتلام ہو گيا تو انہوں نے تيمم كر ليا اور يہ آيت تلاوت كی:

اور اپنے آپ كو قتل مت كرو، يقينا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم كرنے والا ہے .

چنانچہ اس كا نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے سامنے ذكر كيا گيا تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے انہيں جھڑكا نہيں، اور نہ ہی ان پر سختی كی " اھـ.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر كسی شخص كو احتلام، يا حلال يا حرام جماع كرنے كی بنا پر جنابت ہو جائے تو اسے غسل كر كے نماز ادا كرنا ہوگی، ليكن اگر پانی نہ ملنے يا پھر پانی استعمال كرنے كی بنا پر ضرر اور نقصان كا انديشہ ہو مثلا بيماری بڑھ جائے، يا ہوا بہت زيادہ ٹھنڈی ہو، اور اگر غسل كرے تو اسے بيمار ہونے يا نزلہ و زكام كی شدت ہونے كا خدشہ ہو تو وہ

تیمم کر کے نماز ادا کر لے، چاہے مرد ہو یا عورت اس میں کوئی فرق نہیں، اسے نماز وقت سے تاخیر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (21 / 451).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا تیمم کرنا جنبی شخص سے غسل مکمل طور پر ساقط کر دیتا ہے، اور اس تیمم کے ساتھ میں کتنی نمازیں ادا کر سکتا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" تیمم پانی کے قائم مقام ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں کے لیے زمین مسجد اور پاکیزگی کا باعث بنائی ہے، اس لیے جب پانی نہ ملے، یا پھر کسی بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو تیمم پانی کے قائم مقام ہو گا، اور تیمم اس وقت تك كافی ہے جب تك پانی نہیں ملتا چنانچہ جب بھی اسے پانی ملے تو اسے سابقہ غسل جنابت کرنا واجب ہے، اور اسی طرح جب مریض شفایاب ہو جائے، اور اللہ تعالی اسے عافیت سے نوازے تو وہ اس سابقہ جنابت سے غسل کرے گا جس سے اس نے تیمم کیا تھا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اگر کسی مسلمان شخص کو دس برس تك بھی پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی اس کے لیے طہارت ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ جب آپ کو پانی ملے تو اسے اپنی جلد سے لگاؤ "

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے، روایت کیا ہے، اور بزار نے بھی روایت کیا ہے، اور ابن قطان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جب اسے پانی ملے تو وہ اپنی جلد کو تر کرے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ غسل کرے، اور پانی نہ ملنے کی بنا پر، یا پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے یا بیماری کی بنا پر پانی استعمال نہ کر سکنے کی وجہ سے تیمم کر کے ادا کردہ پچھلی تمام نمازیں صحیح ہیں، حتی کہ وہ بیماری ختم ہو جائے اور اسے شفا مل جائے، یا پھر پانی نہ ملنے کی صورت میں جب پانی مل جائے تو اسے غسل کرنا ہوگا چاہے کتنی ہی دیر بعد ملے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 201).

والله اعلم .